

نبی اکرمؐ ... بطور تاجر

قبل از اسلام ہمیں دیگر پیغمبر بھی تجارت میں مشغول نظر آتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد مبارک میں باقاعدہ تجارتی بیڑوں کے ذریعے تجارت کی جاتی تھی۔ آپ تجارتی حالات سے واقف تھے۔ آپ کے دور میں باقاعدہ طور پر تجارتی ایجنٹ مقرر کئے جاتے۔ بحیرہ روم کے ساحل پر تجارتی مراکز قائم ہوئے۔ خلیج فارس بھی بحری تجارت کا مرکز تھا۔ عرب بھی تجارت میں مصروف تھے۔ سورۃ القریش میں اہل عرب کی تجارت کا ذکر ہے:

”چونکہ قریش خگر ہو گئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے، لہذا (اس نعت کے شریک میں) ان کو چاہیے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں، جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے انہیں آمن دیا“

قریش دو قسم کا سفر کرتے:

(۱) موسم سرما میں یمن کا تجارتی سفر کرتے۔

(۲) موسم گرما میں شام کا تجارتی سفر کرتے۔

مؤرخین کے نزدیک ان مندرجہ بالا تجارتی سفروں کا آغاز حضور اکرمؐ کے دادا ہاشم نے کیا تھا۔

یونانی مورخ اسٹرابو تحریر کرتا ہے کہ قبل از اسلام ہر عرب تجارت میں مشغول تھا۔ وہ یا تو تاجر تھا یا تجارتی امور میں دلال تھا۔

عربوں کے تجارتی قافلے بحرن، براعظم افریقہ (مصر، سوڈان) ہندوستان، ایران اور دنیا کے دیگر ممالک کی طرف جاتے۔ عربوں کے تجارتی کارواں جب بیرون ممالک جاتے تو ان کے ہمراہ محافظ دستے، تاجر اور دلیل (گائیڈ) ہوتے تھے۔ محافظ دستوں کی تعداد 300 تک ہوتی تھی۔

اونٹ صحرا کا جہاز تھا جس کے ذریعے تجارتی مال منگوایا جاتا اور دیگر ممالک میں بھجوا دیا جاتا۔ چمڑہ، دھاتیں، اناج، کپڑا، گرم مصالحہ اور دیگر اشیاء اونٹ کے ذریعے ہی منگوائیں اور بھجوائیں جاتیں۔ مکہ مکرمہ میں ”عکاظ“ کا میلہ لگتا۔ یہ ایک تجارتی میلہ ہوتا تھا۔ 129 ہجری تک یہ میلہ لگتا رہا۔ اس دور کی مشہور تجارتی منڈیاں یہ تھیں۔ مثلاً دومہ۔ الجندل، ہجر، صحر، ریا، شجر، عدن، صنعاء، رابیع، حضرموت، عکاظ، ذوالحجاز، بصری

مندرجہ ذیل ممالک سے مندرجہ ذیل اشیاء منگوائی جاتی تھیں:

چین ریشم

عدن قیمتی کپڑا

جنوبی یمن

خوشبوئیں، گرم مصالحہ جات، جڑی بوٹیاں اور دیگر قیمتی اشیاء

ہندو اور افریقہ

عطر اور مصالحہ جات، غلام افریقہ سے منگوائے جاتے، ہاتھی دانت،

شام سامانِ قیش

مصر متفرق سامان

روم ریشم، روئی، مخمل، نفیس کپڑے

شام اناج، تیل

حضور اکرم ﷺ بطور تاجر:

آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ تاجر تھے۔ شادی کے بعد آپ ملک شام تشریف لے گئے اور وہاں آپ کا انتقال ہوا۔ حضور ﷺ کی ولادت بعد میں ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ اپنے چچا کے ہمراہ ملک یمن، مصر اور شام تشریف لے گئے۔ جبکہ آپ کی عمر مبارکہ 12 یا 13 سال تھی۔ 13

اور 25 سال کی عمر کے دوران متعدد مرتبہ آپ ﷺ مصر، شام اور یمن گئے۔ اس دوران آپ ﷺ کی ملاقات مصر، شام اور یمن کے یہودی علماء اور عیسائی راہبوں سے ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ جو مکہ کی ایک مالدار خاتون تھیں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو شام روانہ کیا تاکہ آپ ﷺ تجارت کریں۔ ایک ہوشیار غلام میسرہ بھی ساتھ گیا۔ حضور ﷺ نے بڑا نفع کمایا۔ آپ ﷺ کی دیانت داری سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہؓ نے اپنی سہیلی نفیسہ کی معرفت آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا اور فرمایا کہ اس درخواست کو مسترد نہ کیجئے گا۔ نبوت کے بعد حضور اکرم ﷺ نے تجارتی ضوابط اور اصولوں کو واضح فرمایا اور امت کے لئے رہنمائی فرمائی۔

حضور ﷺ کے علاوہ صحابہ کرامؓ بھی تجارت میں مشغول تھے مثلاً حضرت ابو بکر صدیقؓ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کا کاروبار ایران تک تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ بھی کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کی دوکان میں ہزاروں من غلہ موجود رہتا۔ ایک دفعہ قحط ہوا تو آپ ﷺ نے حضور اکرم ﷺ کے حکم پر شام سے غلہ منگوا یا اور مفت تقسیم کیا۔ ”بزر رومہ“ آپ ﷺ نے 45 ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ جلیل القدر صحابی حضرت عبدالرحمنؓ بھی تاجر تھے۔ انہوں نے تبلیغ کے لئے چالیس ہزار درہم نقد، 500 گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ دیئے۔

یہ مسلمانوں کی تجارت میں دلچسپی کی وجہ سے تھا کہ انہوں نے تجارت میں نام پیدا کیا۔ تیسری صدی ہجری میں ابو القاسم بن خرداذبہ نے بحری اور بری تجارت کے لئے راستوں کا تعین کیا اور تاجر کے لئے ”دلیل المسافرین“ (سیاحوں کے لئے رہنما کتاب) تیار کی۔

اشاعت اسلام بذریعہ تجارت:

صحابہ کرامؓ دیگر ممالک میں تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے تجارت بھی کی اور تبلیغ بھی۔ مسلمان تاجر انڈونیشیا، چین، مالیزیا، حبشہ، صومالیہ، کینیا، یوگنڈہ، تانزانیہ، بھارت، سیلون، کراچی اور ملتان تک گئے۔ بزرگ صحابی حضرت وہب بن ابی کبشہؓ چین کے بادشاہ کے

پاس بطور سفیر گئے اور وہیں رحلت فرمائی۔ آپ کا مزار کانتون (چین) میں ہے۔ مورخ شین لی پول اپنی کتاب (اسلام ان چائنہ) میں رقمطراز ہے:

”تجار چین میں منصبِ قضاء تک پہنچے اور حاکم بھی بنے“

ابن بطوطہ اپنے چین کے سفر نامہ میں لکھتا ہے کہ:

”آٹھویں صدی میں چین کے تمام شہروں میں مسلمانوں کے مکانات تھے۔ ان کے

ہر محلے میں مسجد تھی، جہاں وہ نماز ادا کرتے، وہ نہایت معزز اور محترم تھے“

پروفیسر آر نڈا اپنے شہرہ آفاق کتاب (دی پریچنگ آف اسلام) میں لکھتے ہیں:

”کہ اسلام تجارت کے ذریعے اور تبلیغ کے ذریعے پھیلا نہ کہ تلوار کے ذریعے“

تجارت کی فضیلت:

امام راغب اصفہانی (مفردات الفاظ القرآن) میں رقمطراز ہیں:

”تجارت اصل سرمایہ میں اس طرح تصرف کرانے کا نام ہے جس سے منافع ہو۔

تجارت کا مقصد جائز نفع کمانا ہے“

سورۃ النساء کی ایک آیت مبارکہ نمبر 27 میں ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِيَعَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

مِنْكُمْ﴾

”تم اپنے مال اپنے درمیان باطل طریقوں سے نہ کھاؤ البتہ تجارت کے ذریعے

باہمی رضامندی سے (کھاؤ)“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تجارت کرو۔ اس میں رزق کا 9/10 حصہ ہے“

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

”جو تاجر شہت اٹھا کر ایک شہر سے دوسرے شہر تک اناج لے جاتا ہے اور اس

دن کے بھاؤ سے فروخت کرتا ہے اس کا درجہ اللہ کریم کے نزدیک شہید کا سا ہے"
حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿التاجر الصدوق مع کرام برہ﴾
"سچا تاجر برگزیدہ فرشتوں کا ساتھی ہے"

تجارتی ضوابط:

نبی اکرم ﷺ نے تاجروں کے لئے جو ضابطہ اخلاق بیان فرمایا وہ ملاحظہ ہو:
(۱) عقیدہ اور اخلاق:

سورۃ النساء کی آیت 86 میں ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَبِيلاً﴾
"بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر تمکبان ہیں"

تاجر کو یہ نظریہ رکھنا چاہیے کہ اس کے اعمال کا اسے قیامت کے دن جوابدہ ہونا پڑے گا۔
وہ خدا کو حاضر ناظر جان کر بے ایمانی اور جھوٹ سے باز رہے۔

(۲) کاروبار اور تجارت کی آزادی:

اسلام میں کاروبار اور تجارت کی آزادی ہے بشرطیکہ وہ حرام مال کی تجارت نہ ہو۔
کاروبار جائز ہونا چاہیے۔

(۳) ذخیرہ اندوزی کی ممانعت: (احتکار)

مشکوٰۃ شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"جس نے اشیاء خوردنی کی ذخیرہ اندوزی چالیس روز تک کئے رکھی، اللہ تعالیٰ

اس کی ذمہ داری سے بری ہوں گے"

ایک اور حدیث ملاحظہ ہو:

”سوداگر کو رزق ملتا ہے اور ذخیرہ اندوز لختی ہے“ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت علیؓ نے ایک ذخیرہ اندوز کا غلہ جلا دیا تھا۔

مسلم شریف میں ارشادِ نبویؐ ہے:

”جو شخص اس غرض سے غلہ جمع کر کے روک لے کہ بزرخ بوجھنے پر بیچے تو وہ

ظالم ہے“

(۴) حرمتِ سود:

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

”سود خور قیامت کے دن پاگل اٹھایا جائے گا“ (ابوداؤد)

ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حضور اکرمؐ

کا ارشاد ہے کہ سود کا گناہ ایسے سترگناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ کوئی مرد، اپنی ماں سے زنا کرے۔

(۵) ملاوٹ اور دھوکہ دہی:

ایک دفعہ نبی اکرمؐ منڈی تشریف لے گئے۔ آپؐ نے بیگا ہوا غلہ دیکھا اس پر

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

﴿من غش فليس منا﴾

”جو ملاوٹ کرے وہ ہم سے نہیں ہے“

(۶) جو یا سٹہ بازی:

جو اور سٹہ بازی سورۃ المائدہ کی رُو سے اور دیگر احادیث کی روشنی میں حرام ہے۔ علامہ

اقبال کا ارشاد ہے:

ظاہر میں تجارت ہے۔ حقیقت میں بُوا ہے
سود ایک کا لاکھ کے لئے مرگِ مفاجات

(۷) ناپ تول میں کمی:

سورۃ المطففین میں ارشاد ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا كُنُوْا عَلٰى النَّاسِ يَمْسُوْهُمْ ۝ وَاِذَا كَانُوْهُمۡ اَوْزَارُهُمْ يَخْسِرُوْنَ ۝﴾

”ہلاکت ہے ان کے لئے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں۔ یہ لوگ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب خود دیتے ہیں یا وزن کرتے ہیں تو کم تولتے ہیں“

(۸) قسمیں کھانا:

حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”قیامت کے دن تاجروں کا حشرنا فرمانوں کے ساتھ ہو گا مگر جو تاجر اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو، حرام سے بچے، جھوٹی قسم نہ کھائے اور بچ بولے تو اس کا حشرنا جبروں کے ساتھ نہیں ہو گا“ (ابن ماجہ)

حضرت واہل بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”جو شخص عیب دار چیز بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے“ (ابن ماجہ)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص جھوٹ کہے اور مال کے عیب کو چھپائے رکھے، اس کے سودے میں برکت نہیں ہوگی۔

ایک اور جگہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ اس شخص پر مہربانی کرتا ہے جو خرید و فروخت اور قیمت وصول کرنے کے تقاضے میں سولت اور نرمی اختیار کرتا ہے“

بقول مولانا سید محمد شمیم ہاشمیؒ:

”اسلام میں جس طرح عبادات و فرائض پر زور دیا گیا ہے اسی طرح دین نے کسبِ حلال اور طلبِ معاش کو بھی اہمیت دی ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: علیکم بالتجارة فان فيها تسعة اعشار الرزق اور یہ عجیب بات ہے کہ آج کی منڈ ترقی یافتہ دنیا میں بھی ختمی مرتبت ﷺ کا قول مبارک بے غل و غش ستارے کی طرح دکھ رہا ہے۔ دنیا کی وہی قومیں آج ترقی یافتہ سمجھی جاتی ہیں جو تجارت میں آگے ہیں۔ خود نبی اکرم ﷺ نے تجارت کو بطور پیشے کے اپنایا اور آپ ﷺ کے اکثر و بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محبوب مشغلہ تجارت ہی تھا۔ امت کے لئے حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں اسوۂ حسنہ موجود ہے اور آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کی پاک زندگیاں ہمارے لئے معیارِ حق ہیں۔ تجارت کی یہ فضیلتیں اور تاجروں کے یہ سارے مرتبے جو قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ حکم کے اعتبار سے عام نہیں بلکہ ضروری ہے کہ تجارت ہر قسم کی فریب کاری، احتکار، جھوٹ، استحصال، مکاری، ملاوٹ، سٹہ اور ان ناپسندیدہ عناصر سے پاک ہو جو اس مقدس ترین معاش کو ناپاک بنا دیتے ہیں“

(مقدمہ: اسلام کا قانون تجارت، ص ۸-۹)

(تالیف: مولانا ڈاکٹر نور محمد غفاری)

قرآن حکیم میں سود کے بارے ارشادِ باری ہے:

﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُغْفِرُ الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ﴾

”اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے، اور اللہ ہر گناہ گنار کافر کو

پسند نہیں کرتا“ (البقرة: آیت نمبر ۲۷۶)

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

”اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم واقعی ایماندار ہو تو اللہ کریم سے ڈرو اور

جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر تمہارے خلاف اللہ کریم

اور رسول کریم ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ ہے“ (البقرہ: آیت نمبر 275)

بینکاری کی بنیاد سود کے نظام پر ہے۔ شروع شروع میں صراف یہ کام کرتے تھے۔ عباسی دور کے اوائل میں بینکاری شروع ہوئی۔ زیادہ تر یہودی اس کاروبار میں شامل تھے۔ عوام ان پر اعتماد کرتے کیونکہ وہ اس معاملے میں دیانتداری اور ذمہ داری سے کام لیتے تھے۔ مشہور تاریخ نویس المقدسی تحریر کرتا ہے کہ شام اور مصر میں زیادہ تر یہودی بینکار تھے۔ نویں صدی میں چاندی کے درہم تبدیل ہوئے اور اس کی بجائے بینکاری میں سونے کے سکوں کا استعمال شروع ہوا۔ بینک ایک دینار پر ایک درہم بطور کمیشن اور سروس چارج کے وصول کرتا۔ ”سفنجہ“ کے ذریعے رقوم دیگر ممالک میں بھیجی جاتی تھیں۔ مالیہ اور ریونیو بغداد سفاج کے ذریعے بھیجا جاتا تھا۔ ہندوستان میں ہندو بنیا صراف کا کام کرتا اور سود پر رقم دیتا۔ سود و سود سے قرض خواہوں کی مالی حالت اور زیادہ بدتر ہو جاتی۔

یہی وہ وجہ ہیں جن کی بنا پر دین فطرت اسلام نے سود کی حرمت میں اس قدر شدت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین.....

